

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

روزے کی نیت سے کیا مراد ہے؟ ہمارے ہاں روزے کی نیت کلیے یہ افاظ بتائے جاتے ہیں : ”وبصوم غدویت من شھر رمضان“ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے۔

## اجواب بعون الوہاب بشرط صحة السوال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
وَعَلٰیکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهُ

اَللّٰهُمَّ دُونَاللّٰہِ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰہِ، آمَّا بَعْدُ

روزے دو طرح کے ہوتے ہیں : ۱) فرض روزہ : جیسے رمضان کا روزہ، نذر کا روزہ، کفارہ کا روزہ وغیرہ۔ فرض روزے کے لیے رات کو نیت کرنا ضروری ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزہ رکھنے والا رات کے وقت پہنچ دل میں ادا وہ کرے کہ وہ صحیح رمضان یا نذر یا کفارہ یا قضاۓ کا روزہ رکھے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :

**[1]** ”جس شخص نے طوع فخر سے پہلے رات کو روزہ رکھنے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔“

**[2]** ان روایات کی روشنی میں فرض روزے کی نیت رات کو کرنا ضروری ہے اگر کوئی دن چڑھتے ہے بیدار ہو اور اس نے طوع فخر کے بعد کچھ نہ کھایا پیا پھر یہ حدیث بھی اس امر کا ثبوت ہے : ”اعمال کا دار و مدار نہیں تو پرستے۔“ اس نے روزے کی نیت کرنی تو اس کا روزہ نہیں ہوگا، کیونکہ رات کے وقت طوع فخر سے پہلے نیت کرنا ضروری تھا۔

روزہ کی دوسری قسم نفلی روزہ ہے، اس کی نیت دن چڑھتے ہی کی جاسکتی ہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک روز میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مجھا : ”لیا تھا رے (۱) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ آپ پہلے بحالت روزہ نہ تھے کیونکہ آپ نے کھانا طلب کیا، اس سے یہ بھی ثابت ہو [3] ”پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟“ میں نے عرض کیا ہی نہیں، آپ نے فرمایا : ”تب میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔“ اکہ نفلی روزے کی نیت میں دن چڑھتے تک تاخیر کرنا جائز ہے، واضح رہے کہ نفلی روزے کی نیت دن میں اس وقت جائز ہے جب نیت سے پہلے روزے کے منافی کام میعنی فہٹانی کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو، بصورت دیگر روزہ صحیح نہیں ہوگا۔

واضح رہے کہ نیت محض دل کے ارادے کا نام ہے، اس لیے زبان سے کوئی افاظ ادا کرنا شرعاً ثابت نہیں ہیں، اس بنا پر ہمارے ہاں مشور نیت جو سوال میں ذکر کی گئی ہے خود ساختہ اور بے اصل ہے، یہ افاظ بتانے والے نے عقل سے کام نہیں لیا، کیونکہ اس میں کل کے روزے کی نیت کا ذکر ہے جبکہ روزہ آج رکھا جا رہا ہوتا ہے، بہ حال روزہ کے لیے زبان سے مخصوص افاظ ادا کرنا شرعاً ثابت نہیں ہیں۔

یہقی، ص: ۲۰۳، ج: ۲۔ [۱]

صحیح مخاری، بدء الوجی : ۱۔ [۲]

صحیح مسلم، الصیام : ۱۱۵۳۔ [۳]

حدماً عندی و اللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 239

محمد فتویٰ